

مدرس کے لیے ہدایت

باب 3: زر اور قرض

دریافت کریں۔ ہمیں زر کے کاموں کے رکی بحث میں جانے کی ضرورت نہیں ہے لیکن اسے ایک سوال کے طور پر پیش کیا جانا چاہیے۔ ایسے بہت سے میدان ہیں جن کا احاطہ نہیں کیا گیا ہے جیسے زر کی تخلیق (زر کے افزائش کار) یا جدید نظام کی پشت پناہی جس پر آپ چاہیں تو تبادلہ خیال کر سکتے ہیں۔

معاشی زندگی میں قرض ایک نازک عنصر ہے اور اس لیے تصوراتی انداز میں اسے سمجھنا پہلے ضروری ہیکہ وہ کیا پہلو ہیں جس کا مشاہدہ کوئی کسی قرض کے بندوبست میں کرتا ہے اور یہ کسی طرح لوگوں پر اثر انداز ہوتا ہے اس پر باب کے دوسرے حصے میں خاص توجہ دی گئی ہے۔ یہ حصہ ہماری آس پاس کی دنیا میں ایسے بندوبستوں کا زبردست تنوع پیش کرتا ہے اور اس صورت حال کے لحاظ سے جس سے آپ کے طلباء مانوس ہیں، ان پہلوؤں کی وضاحت کرنا زیادہ بہتر ثابت ہوگا۔ قرض کا دوسرا اہم مسئلہ سبھی کے لیے خاص طور پر غریبوں کے لیے اس کی معقول شرائط پر دستیابی ہے۔ ہمیں اس بات پر زور دینے کی ضرورت ہے کہ یہ لوگوں کا حق ہے اور اس کے بغیر لوگوں کا ایک بڑا طبقہ ترقیاتی عمل سے باہر رہ جائے گا۔ ایسی بہت سی نئی کوششیں جیسے گرامین بینک کا معاملہ ہے، ان سے طلباء کو واقف کرایا جاسکتا ہے لیکن اس سے بھی آگاہ ہونا ضروری ہے کہ ہمارے پاس سارے سوالوں کے جواب نہیں ہیں۔ ہمیں نئے نئے طریقے دریافت کرنے کی ضرورت ہے اور یہ ایک سماجی چیلنج ہے جس کا سامنا ممالک کر رہے ہیں۔

معلومات کے ماخذ

قرض کے رسمی اور غیر رسمی شعبے پر جو مواد اس باب میں استعمال کیے گئے ہیں وہ نیشنل سیپل سروے آرگنائزیشن (NSSO) کے ذریعے دیہی قرض پر سروے سے اخذ کیے گئے ہیں All India Debt and Investment Survey, 70th Round, 2013 اہتمام NSSO کے ذریعے کیا گیا تھا۔ گرامین بینک کے بارے میں معلومات اور ڈیٹا اخبار کی رپورٹوں اور ویب سائٹوں سے لیا گیا ہے۔ بینک سے متعلق تفصیلات یا کسی بینک کی تفصیل حاصل کرنے کے لیے آپ ریزرو بینک آف انڈیا (www.rbi.org) اور متعلقہ بینکوں کی ویب سائٹوں پر لاگ آن کر سکتے ہیں۔ خود امدادی گروپوں سے متعلق مواد قومی بینک برائے زراعت اور دیہی ترقیات (NABARD) کی ویب سائٹ (www.nabard.org) پر دستیاب ہے۔

جیسا کہ آپ نے اس باب میں دیکھا کہ اسٹاک کرنسی، عوام کے پاس موجود کرنسی اور بینکوں میں اس مانگ اور جمع سے مل کر بنی ہے۔ یہ وہ پیسہ ہے جس کو لوگ اپنی ضرورت کے مطابق استعمال کر سکتے ہیں اور حکومت کو یہ طے کرنا پڑتا ہے کہ کرنسی باسانی کا میابی کے ساتھ کام کرے۔ کیا ہوتا اگر حکومت یہ اعلان کر دے کہ لوگوں کے ذریعہ استعمال میں لائی جانے والی کچھ کرنسی نوٹ جب تک نئی کرنسی سے بدل نہ دی جائے غیر تسلیم شدہ ہے۔ بھارت میں نومبر 2016 میں حکومت نے 500 اور 1000 روپے کی کرنسی نوٹوں کو غیر تسلیم شدہ قرار دیا۔ لوگوں سے کہا گیا کہ وہ ان نوٹوں کو ایک معینہ مدت کے اندر بینکوں میں جمع کر دیں اور بدلے میں 2000 اور 500 کے نئے نوٹ حاصل کریں۔ اس عمل کو نوٹ بندی کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے اسی وقت سے لوگوں کو لین کی جگہ بینک میں پونجی کے استعمال کو کہا گیا نقدی کے بالمقابل۔ تبھی سے بینکوں سے بینکوں کو نقد ٹرانسفر بذریعہ انٹرنیٹ اور موبائل فون، چیک، اے ٹی ایم کارڈ، کریڈٹ کارڈ POS مشینوں کا دکانوں پر استعمال کرنے کا سلسلہ چل نکلا۔ یہ طریقہ نقدی لین دین میں کمی لانے اور بدعنوانی کو کم کرنے کے لیے استعمال میں لایا گیا۔

طلباء کو درج ذیل عناوین پر بحث کے لیے کہا جاسکتا ہے (a) نوٹ بندی کا عمل اور اس کے اثرات (b) ان بڑی جگہوں کا کولائز بنانا جہاں لوگوں کے ذریعہ نقدی لین دین کا عمل ہوتا ہے (c) کس زمرے کو جائز ٹھہرایا جاسکتا ہے اور کس حصہ کو نہیں؟ اور کیوں؟ سبھی طالب علموں کو یہ بتانا ضروری ہے پیسہ کے لین دین کے لیے پلاسٹک کارڈ کا استعمال کیا جاتا ہے جو بہر حال بذات خود پیسہ نہیں ہے۔

زر ایک دلچسپ موضوع ہے اور بحسب سے پُر ہے۔ طلباء کے لیے اس عنصر پر گرفت حاصل کرنا ضروری ہے۔ زر کی تاریخ اور کس طرح مختلف وقتوں میں الگ الگ شکلیں استعمال کی جاتی تھیں، یہ بھی ایک دلچسپ کہانی ہے۔ اس مرحلے پر مقصد یہ ہے کہ طلباء کو ان سماجی صورت حال سے مانوس ہونے دیا جائے جن میں یہ شکلیں استعمال کی جاتی تھیں۔ زر کی جدید شکلیں بینکنگ نظام سے جڑی ہوئی ہیں۔ باب کے پہلے حصے کا مرکزی تصور یہی ہے۔

ہندوستان کی موجودہ صورت حال میں زر کی نئی نئی شکلیں دھیرے دھیرے بینکنگ نظام کے کمپیوٹرائزیشن کے ساتھ وسیع ہو رہی ہیں۔ اس بنا پر طلباء کے لیے بہت سے مواقع ہیں کہ وہ اپنے طور پر اس کی جستجو اور



باب 3 زر اور قرض



زر بطور ذریعہ مبادلہ

ہماری روزمرہ کی زندگی میں زر (Money) کا استعمال کافی بڑے پیمانے پر کیا جاتا ہے۔ اگر آپ اپنے آس پاس نظر ڈالیں تو آپ کسی بھی دن متعدد لین دین میں زر کے استعمال کی شناخت آسانی سے کر سکیں گے۔ کیا آپ ان لین دین کی فہرست بنا سکتے ہیں؟ ان متعدد لین دین میں زر کے استعمال کے ذریعے اشیا کی خرید و فروخت کی جاتی ہے۔ ان میں سے بعض لین دین میں خدمات کے بدلے زردیا جاتا ہے۔ بعض معاملے میں اس وقت ہونے والے لین دین کے لیے زر کوئی حقیقی مبادلہ نہیں ہوتا بلکہ زر کی ادائیگی کے لیے وعدہ کیا جاتا ہے۔

آپ کے گہوں کے بدلے میں آپ کو جوتے دوں گی

گیہوں خریدنے کے لیے کرے گا۔

تصور کیجیے کہ اگر جوتا بنانے والے کو گہوں کے لیے جوتے کا مبادلہ سیدھے طور پر بغیر زر کے استعمال کے کرنا ہو تو اسے گہوں اگانے والے کسان کی تلاش کرنی ہوگی جو نہ صرف اپنا گہوں بیچنا چاہتا ہو بلکہ اس کے بدلے میں جوتا خریدنا چاہتا ہو۔ یعنی دونوں کو ہی ایک دوسرے کی چیزوں کی ادل بدل کے لیے متفق ہونا پڑے گا۔ اسے ضروریات کی دوہری مطابقت (double coincidence of wants) کے طور پر جانا جاتا ہے۔ ایک شخص جو فروخت کرنا چاہتا ہے بالکل وہی چیز دوسرا خریدنے کی خواہش رکھتا ہو۔ ایک تبادلہ اشیا (بارٹر) نظام میں اشیا کا مبادلہ سیدھے طور پر زر کے استعمال کے بغیر کیا جاتا ہے، یہ ضروریات کی دوہری مطابقت کی لازمی خصوصیت ہے۔ اس کے برعکس کسی ایسی معیشت میں جہاں زر استعمال میں ہو، اہم درمیانی قدم فراہم کرنے کے ذریعے زر ضروریات کی دوہری مطابقت کی ضرورت کو ختم کر دیتا ہے۔ جوتا بنانے والے کے لیے اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ ایک ایسے



مجھے آپ کے جوتے کے ضرورت نہیں ہے۔ مجھے تو کپڑے چاہیے

مجھے جوتے تو چاہیے ہیں لیکن میرے پاس گہوں نہیں ہے۔





کسان کی تلاش کرے جو اس کے جوتوں کو خریدے اور ساتھ ہی ساتھ اسے گیہوں بھی فروخت کرے۔ اسے محض اپنے جوتوں کے لیے خریدار تلاش کرنا ہوگا۔ جب وہ اپنے جوتے کے بدلے میں زر حاصل کرے گا تو وہ بازار میں گیہوں یا کوئی دوسری جنس خرید سکتا ہے۔ کیونکہ زر مبادلے کے عمل میں ایک درمیانی شے کے طور پر عمل کرتا ہے اسے ذریعہ مبادلہ کہا جاتا ہے۔

آئیے انھیں حل کریں

- 1- چیزوں کے مبادلے میں زر کا استعمال اسے کس طرح آسان بناتا ہے؟
- 2- کیا آپ مبادلہ کی جانے والی اشیا یا خدمات یا تبادلہ اشیا (بارٹر) کے ذریعے ادا کی جانے والی اجرت کی کچھ مثالوں کے بارے میں سوچ سکتے ہیں؟

زر کی جدید شکلیں

ملک کی حکومت کے ذریعے مجاز بنائی گئی ہے۔ ہندوستان میں ریزرو بینک آف انڈیا مرکزی حکومت کی طرف سے کرنسی نوٹ جاری کرتا ہے۔ ہندوستانی قانون کے مطابق کسی دوسرے فرد یا تنظیم کو کرنسی جاری کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ مزید برآں، قانون ادائیگی کے ذریعے کے طور پر روپے کے استعمال کو جائز بناتا ہے۔ ہندوستان میں لین دین کے تصفیے میں اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ ہندوستان میں کوئی فرد بھی روپیوں میں کی گئی ادائیگی کو قانونی طور پر مسترد نہیں کر سکتا۔ لہذا ذریعہ مبادلہ کے طور پر روپے کو بڑے پیمانے پر تسلیم کیا جاتا ہے۔

بینکوں میں جمع

ایک دوسری شکل ہے جس میں لوگ زر کو بینکوں میں جمع کے طور پر رکھتے ہیں۔ کسی موقع پر لوگوں کو اپنی روزمرہ کی ضرورتوں کے لیے صرف کچھ کرنسی کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثال کے لیے کام کرنے والے لوگ جو ہر مہینے کے آخر میں اپنی تنخواہیں حاصل کرتے ہیں ان کے پاس مہینے کے شروع میں زائد نقد ہوتا

ہم نے دیکھا کہ زر ایک ایسی چیز ہے جو لین دین میں ذریعہ مبادلہ کے طور پر عمل کرتا ہے۔ سکوں کی معلومات ہونے سے پہلے بہت سی اشیا کو زر کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ مثال کے لیے بہت ہی ابتدائی دور میں ہندوستانی اناج اور مویشی کا استعمال زر کے طور پر کیا کرتے تھے۔ اس کے بعد دھاتی سکوں جیسے سونے، چاندی، تانبے کے سکے کا استعمال شروع ہوا جو پچھلی صدی میں کافی حد تک جاری رہا۔

کرنسی

زر کی جدید شکلوں میں کاغذ کے نوٹ اور سکوں جیسی کرنسی شامل ہے ان چیزوں کو جنہیں پہلے زر کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا، کے برعکس جدید کرنسی قیمتی دھات جیسے سونا، چاندی اور تانبہ سے نہیں بنی ہوتی۔ اور مویشی کے برعکس یہ نہ تو روزمرہ کے استعمال میں ہے جدید کرنسی ان میں سے اب کسی چیز کا استعمال نہیں کرتی۔ پھر کیوں اسے ذریعہ مبادلہ کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ اسے ذریعہ مبادلہ کے طور پر اس لیے استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ کرنسی



ہے۔ ایسی صورت میں لوگ اس زائد نقد کا کیا کرتے ہیں؟ وہ اسے اپنے نام سے ایک بینک کھاتا کھولنے کے ذریعہ بینکوں میں اسے جمع کرتے ہیں۔ بینک یہ جمع قبول کرتے ہیں اور جمع پر شرح سود بھی ادا کرتے ہیں۔ اس طرح لوگوں کا زریعہ بینک میں محفوظ ہوتی ہے اور اس سے سود بھی ملتا ہے۔ لوگوں کو جب ضرورت ہو رقم نکالنے کا بھی بندوبست ہوتا ہے۔ چونکہ بینک کس طرح چیک سے ادائیگی کی جاتی ہے اور اسے بھنایا جاتا ہے اس کو ایک مثال کے ذریعہ سمجھنے کی کوشش کریں۔

ہدایت دی جاتی ہے۔ اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ عندا طلب جمع میں زر کی لازمی

چیک کے ذریعہ ادائیگی

ایک جوتا بنانے والے ایم سلیم کو چتراسپائی کرنے والے کو ایک ادائیگی کرنا ہے۔ اسے ایک مخصوص رقم کے لیے ایک چیک لکھنا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ جوتا بنانے والا چترے کے سپلائر کو اس رقم کی ادائیگی کے لیے اپنے بینک کو ہدایت دیتا ہے۔ چترے کا سپلائر اس چیک کو لیتا ہے اور بینک میں اپنے خود کے کھاتے میں جمع کر دیتا ہے۔ کچھ ہی دنوں میں ایک بینک کھاتے سے دوسرے بینک کھاتے میں یہ رقم منتقل ہو جاتی ہے۔ یہ لین دن بغیر کسی نقد ادائیگی کے مکمل ہو جاتا ہے۔

Ala Payee

Pay PREM KUMAR

विवरण/Date 10/6/2016

रुपये Rupees fifty seven thousand only.

या धारक को Or Bearer

अदा करें ₹. Rs. 57000/-

खा. सं. A/c. No. 16137926023

भारतीय स्टेट बैंक
State Bank of India
(01690) NCERT (NEW DELHI)
N.I.E. CAMPUS,
SRI AUROBINDO MARG,
NEW DELHI 110016

म. Satin.

362255 10002078 000313 10

کھاتوں میں جمع کو طلب یا مانگ کی بنیاد پر نکالا جاسکتا ہے اس لیے انھیں عندا طلب جمع یا ڈیمانڈ ڈپازٹ کہا جاتا ہے۔ عندا طلب جمع میں ایک اور پسندیدہ سہولت پیش کی جاتی ہے۔ خصوصیت موجود ہوتی ہے۔ عندا طلب جمع کے مقابل چیکوں کی سہولت نقد کے استعمال کے بغیر ادائیگیوں کو سیدھے طور پر بے باقی کیے جانے کو ممکن بناتی ہے۔ چونکہ عندا طلب جمع کرنسی کے



آئیے انھیں حل کریں

- 1- ایم سلیم ادائیگیوں کے لیے 20,000 روپے کی رقم نقد نکالنا چاہتے ہیں۔ وہ رقم نکالنے کے لیے چیک کیسے تحریر کریں گے؟
- 2- صحیح جواب پر نشان لگائیے:

سلیم اور پریم کے درمیان لین دین کے بعد

- (i) سلیم کا بینک اس کے بینک کھاتے میں بڑھتا ہے اور پریم کا بینک بڑھتا ہے۔
- (ii) سلیم کا بینک اس کے بینک کھاتے میں گھٹتا ہے اور پریم کا بینک بڑھتا ہے۔
- (iii) سلیم کا بینک اس کے بینک کھاتے میں بڑھتا ہے اور پریم کا بینک گھٹتا ہے۔

- 3- عند الطلب جمع کو زر کے طور پر کیوں سمجھا جاتا ہے؟

ہیں اس لیے جدید معیشت میں وہ زر کی تشکیل کرتے ہیں۔
بینکوں کے ذریعہ جو کردار ادا کیے جاتے ہیں انھیں آپ کو
یہاں یاد رکھنے کی ضرورت ہے۔ لیکن بینکوں کے لیے ان جمع کے

بینکوں کی قرض سے متعلق سرگرمیاں

بینک کی کہانی کو مزید آگے بڑھائیں۔ بینک جو جمع عوام سے قبول کرتے ہیں ان کا کرتے کیا ہیں؟ یہاں ایک دلچسپ میکانیت کام کرتی ہے۔ بینک اپنے پاس نقد کے طور پر اپنے جمع کا صرف ایک چھوٹا سا متناسب حصہ رکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہندوستان میں بینک ان دنوں نقد کے طور پر اپنے جمع کا تقریباً 15 فی صد رکھتے ہیں۔ اسے ان جمع کاروں کو ادا کرنے کے بندوبست کے طور پر رکھا جاتا ہے جو کسی خاص دن بینک سے زریا رقم نکالنے کے لیے آسکتے ہیں۔ چونکہ کسی بھی مخصوص دن پر اس کے بہت سے جمع کنندگان میں سے کچھ ہی نقد نکالنے آتے ہیں اس لیے بینک کام اتنے نقد سے آرام سے چل جاتا ہے۔

آپ کا کیا خیال ہے اگر ایک ہی وقت میں سبھی جمع کنندگان اپنی رقم نکالنے کی مانگ کریں تو کیا واقعہ ہوگا؟



قرض کی دو مختلف صورت حال

ہماری روزمرہ کی سرگرمیوں میں لین دین کی بڑی تعداد کسی نہ شکل میں قرض پر مشتمل ہوتی ہے۔ قرض سے مراد ایک ایسا معاہدہ ہے جس میں قرض دینے والا (قرض دہندہ) قرض لینے والے کو زر، اشیاء یا خدمات اس شرط پر فراہم کرتا ہے کہ وہ مستقبل میں ادائیگی کا وعدہ کرے۔ آئیے ہم دیکھتے ہیں کہ درج ذیل دو مثالوں میں قرض کا عمل کس طرح انجام پاتا ہے۔

(1) تیوہار کا موسم

اب سے دو مہینے بعد تیوہار کا موسم ہے اور جوتا بنانے والے سلیم نے شہر کے ایک بڑے تاجر سے 3,000 جوڑی جوتے تیار کرنے کا ایک آرڈر حاصل کیا ہے۔ اسے ایک مہینے میں تیار کر کے دیا جانا ہے۔ وقت پر جوتے تیار ہو جائیں اس کے لیے سلیم کو سلائی اور چکانے کے کام میں کچھ مزید کام کرنے والوں کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اسے کچا مال بھی خریدنا ہے ان اخراجات کو پورا کرنے کے لیے سلیم کو دو ذرائع سے قرض حاصل کرنا ہے۔ پہلا، اسے چمڑے کے سپلائر سے

چمڑے کی فوری سپلائی اس شرط پر کرنے کے لیے کہنا ہے کہ وہ اس کی ادائیگی بعد میں کرے گا۔ دوسرا وہ اس بڑے تاجر سے 1000 جوڑی کے لیے اسی شرط پر پیشگی ادائیگی کے طور پر نقد قرض حاصل کرتا ہے کہ وہ مہینے کے آخر تک پورا آرڈر تیار کر کے اسے دے دیگا۔ مہینے کے آخر میں، سلیم آرڈر کا مال پہنچانے میں کامیاب ہوگا، اسے اچھا منافع حاصل ہوتا ہے اور اس نے جو قرض لیا تھا اسے چکا بھی دیا۔



اس معاملہ میں سلیم پیداوار کو رواں سرمایے (working capital) کی ضرورت پورا کرنے کے لیے قرض حاصل کرتا ہے۔ یہ قرض پیداوار پر ہونے والے اور وقت پر پیداوار کے پورا ہونے میں مددگار ہوتا ہے اور اس بنیاد پر اس کی کمائی میں اضافہ ہوتا ہے۔ لہذا قرض اس صورتحال میں اہم اور مثبت کردار ادا کرتا ہے۔

(2) سوپنا کا مسئلہ

ایک چھوٹی کسان، سوپنا اپنی زمین کے تین ایکڑ پر موم پھلی اگاتی ہے۔ وہ کاشتکاری کے اخراجات کو پورا کرنے کے لیے مہاجن سے قرض لیتی ہے اسے امید ہے کہ فصل تیار ہونے پر اسے قرض چکانے میں مدد ملے گی۔ موسم کے بیچ میں فصل میں کیڑے مکوڑے لگ گئے اور فصل برباد ہو گئی۔ اگرچہ سوپنا نے اپنی فصل پر مہنگی کیڑے مار دواؤں کا چھڑکاؤ کیا لیکن اس سے کوئی خاص فرق نہیں پڑا وہ مہاجن کو قرض چکانے میں ناکام رہی اور قرض ایک سال میں بڑھ جاتا ہے اور ایک بڑی رقم میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اگلے سال سوپنا کاشتکاری کے لیے ایک نیا قرض لیتی ہے۔ اس سال فصل ٹھیک رہتی ہے۔ لیکن کمائی اتنی زیادہ نہیں ہے کہ پرانا قرض چکا دیا جائے۔ وہ قرض میں ڈوب گئی۔ اسے زمین کا ایک حصہ فروخت کرنا پڑ جاتا ہے تاکہ اس کا قرض بے باق ہو جائے۔



سو پنا کے معاملے میں فصل کے برباد ہونے سے قرض کی ادائیگی ناممکن ہوگئی۔ اسے قرض کی بے باقی کے لیے زمین کے ایک حصے کو فروخت کرنا تھا۔ سو پنا کی کمائی کو بہتر بنانے میں مددگار ہونے کے بجائے قرض نے اسے بدتر حال میں پہنچا دیا۔ یہ ایک مثال ہے جسے عام طور پر قرض کا جال کہا جاتا ہے۔ اس معاملے میں قرض لینے والے کو ایسی صورت حال میں مبتلا کر دیتا ہے جس سے بازیابی بہت تکلیف دہ ہوتی ہے۔

ایک حالت میں قرض آمدنی بڑھانے میں مدد کرتا ہے اور اسی بنا پر فرد پہلے سے بہتر حال میں ہو جاتا ہے۔ دوسری

صورت حال میں فصل کے برباد ہونے کے سبب قرض فرد کو قرض کے جال میں ڈھکیل دیتا ہے۔ اپنے قرض کو چکانے کے لیے اسے اپنی زمین کے ایک حصے کو فروخت کرنا ہوتا ہے۔ ظاہر ہے وہ پہلے کی نسبت زیادہ بدتر حال میں ہے۔ لہذا آیا قرض مفید ہے یا نہیں، یہ کسی صورتحال میں جو کھم پر اور آیا نقصان ہونے کی صورت میں کچھ مدد مل سکتی ہے، اس بات پر منحصر ہے۔

دیہی علاقوں میں قرض کی مانگ اکثر فصل کی پیداوار کے لیے ہوتی ہے۔ فصل کی پیداوار میں بیجوں، فرٹلائزر، کیڑے مار ادویات، پانی، بجلی، ساز و سامان کی مرمت وغیرہ پر نمایاں لاگت شامل ہوتی ہے۔ جب کسان ان درآیدے (inputs) کو خریدتے ہیں اور فصل کو فروخت کرتے ہیں تو اس کے درمیان کم سے کم تین سے چار مہینے کا وقت لگتا ہے۔ کسان عام طور پر موسم کے شروع میں فصل کے لیے قرض لیتے ہیں اور فصل تیار ہونے کے بعد قرض چکاتے ہیں۔ قرض چکانا قطعی طور پر کاشتکاری سے ہونے والی آمدنی پر منحصر ہوتا ہے۔

آئیے انھیں حل کریں

1- درج ذیل جدول کو پُر کریں

سو پنا	سلیم	
		انھیں قرض کی ضرورت کیوں تھی؟
		کیا جو کھم تھا؟
		کیا نتیجہ نکلا؟

2- یہ مانتے ہوئے کہ سلیم تاجروں سے مستقل آرڈر حاصل کر رہا ہے، اس کی 6 سال کے بعد کیا حیثیت ہوگی؟

3- کیا اسباب ہیں جس کی وجہ سے سو پنا کی صورتحال اتنی جو کھم بھری ثابت ہوئی؟ ان عوامل پر بحث کیجیے:

کیڑے مار یا جراثیم کش ادویات، مہاجنوں کا کردار، آب و ہوا۔

شرائط قرض

ہر قرض کے معاہدے میں شرح سود کی صراحت کی جاتی ہے جسے قرض دہندہ کو قرض لینے والے کے ذریعے اصل رقم کی ادائیگی کے ساتھ ادا کرنا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ، قرض دینے والا قرض کے مقابلے ضمانت (سیکورٹی) طلب کر سکتا ہے۔ ضمانت ایک اثاثہ ہے جو قرض لینے والے کی ملکیت میں ہوتا ہے (جیسے زمین، عمارت، گاڑی، مویشی، بینکوں میں جمع) اور اسے قرض دہندہ جب تک قرض کی بے باقی نہ ہو جائے ضمانت کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ اگر مقرض قرض چکانے میں ناکام



مکان کے لیے قرض

میگھانے ایک مکان خریدنے کے لیے بینک سے 5 لاکھ روپے قرض لیا ہے۔ قرض پر سالانہ شرح سود 12 فی صد ہے اور ماہانہ قسطوں میں 10 سال کے عرصے میں یہ قرض چکانا ہے۔ میگھانے بینک میں دستاویز داخل کیا تھا جس میں اس کے روزگار سے متعلق ریکارڈوں اور تنخواہ کو دکھایا گیا تھا۔ اس سے پہلے بینک نے اسے قرض دینے کی منظوری دی تھی۔ بینک نے نئے مکان کے کاغذات ضمانت کے طور پر رکھ لیے جسے میگھا کو بھی واپس کیا جائے گا جب وہ پورے قرض کو سود کے ساتھ واپس کر دے گی۔

میگھا کے مکان کے لیے قرض کی درج ذیل تفصیلات پُر کیجیے

قرض کی رقم (روپے میں)	
قرض کی مدت	
مطلوبہ دستاویز	
شرح سود	
قرض کی ادائیگی کا طریقہ	
ضمانت	



شرح سود، ضمانت اور مطلوبہ دستاویز اور قرض ادا کرنے کے طریقے کو مجموعی طور پر شامل کرنے کو قرض کی شرائط (terms of credit) کہا جاتا ہے۔ ہر طرح کے قرض کے بندوبست میں شرائط قرض بڑی حد تک مختلف ہوتے ہیں۔ یہ فرق قرض دہندہ اور قرض لینے والے کی نوعیت پر منحصر ہوتا ہے۔ اگلے سیکشن میں قرض کے مختلف اہتمام اور قرض کی مختلف شرائط کی مثالیں پیش کی جائیں گی۔

آئیے انھیں حل کریں

- 1- قرض دہندگان قرض دیتے وقت کیوں ضمانت طلب کرتے ہیں؟
- 2- یہ دیکھتے ہوئے کہ ہمارے ملک میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد غریب ہے، کیا یہ کسی طرح ان کی ادھار لینے کی گنجائش پر اثر انداز ہوتی ہے؟
- 3- بریکٹوں سے صحیح متبادل کا انتخاب کرتے ہوئے خالی جگہوں کو پُر کیجیے۔
قرض لیتے وقت قرض لینے والا قرض کی آسان شرائط چاہتا ہے۔ اس کا مطلب ہے..... (کم/زیادہ) شرح سود، ادائیگی کے لیے..... (آسان/مشکل)، (کم/زیادہ)..... ضمانت اور دستاویزی ضروریات۔



مختلف قسم کے قرض بندوبست

ایک گاؤں کی مثال

روہت اور رنجن کلاس میں قرض کی شرائط کے بارے میں پڑھ چکے تھے۔ وہ ان مختلف قسم کے قرض بندوبستوں کے بارے میں جاننے کے خواہش مند تھے جو ان کے علاقے میں رائج تھے: وہ کون سے لوگ تھے جو قرض مہیا کرتے تھے؟ قرض لینے والے کون لوگ تھے؟ قرض کی شرائط کیا تھیں؟ انھوں نے اپنے گاؤں کے کچھ لوگوں سے بات کرنے کا فیصلہ کیا۔ پڑھیے کہ انھوں نے کیا تحریر کیا.....

15 نومبر 2016

ہم سیدھے کھیتوں کی طرف چلے جہاں زیادہ تر کسان اور مزدور دن کے اس وقت کام کر رہے ہوں گے۔ کھیتوں میں آلو کی فصل اُگائی گئی تھی۔ ہم پہلے شیائل سے ملے، جو ایک چھوٹے سے آب پاش گاؤں (یعنی جہاں آبپاشی کی سہولتیں موجود تھیں) سون پور کا ایک چھوٹا کسان تھا۔

ہم اس کے بعد ارون سے ملے جو ایک کھیتی مزدور کے کام کی نگرانی کر رہا ہے۔ ارون کے پاس سات ایکڑ زمین ہے وہ سون پور کے ان کچھ لوگوں میں سے ایک ہے جو کاشتکاری کے لیے بینک سے قرض حاصل کرتے ہیں۔ قرض پر شرح سود 8.5 فی صد سالانہ ہے اور اگلے تین سالوں میں کسی بھی وقت اسے چکایا جاسکتا ہے۔ ارون کا منصوبہ یہ ہے کہ وہ فصل کی کٹائی کے بعد فصل کے ایک حصے کو فروخت کرنے کے ذریعے قرض کی ادائیگی کرے گا وہ اس کے بعد باقی آلو کو کولڈ اسٹوریج میں ذخیرہ کرنے اور کولڈ اسٹوریج کی رسید کے مقابل بینک سے نیا قرض حاصل کرنے کی درخواست دینے کا ارادہ رکھتا ہے۔ بینک اس سہولت کو ان کسانوں کو پیش کرتا ہے جنھوں نے ان سے فصلی قرض لیا ہے۔

شیائل ہمیں بتاتا ہے کہ ہر موسم میں اسے 1.5 ایکڑ زمین میں کاشتکاری کے لیے قرضوں کی ضرورت ہوتی ہے، کچھ سال پہلے تک وہ گاؤں کے ایک مہاجن سے پانچ فی صد ماہانہ (60% سالانہ) کی شرح سود پر قرض لیا کرتا تھا۔ پچھلے کچھ سال سے، شیائل تین فی صد ماہانہ کی شرح سود پر گاؤں کے ایک زرعی تاجر سے قرض لیتا آ رہا ہے۔ فصلی موسم کی شروعات پر تاجر کھیتی سے متعلق سامان (درآیدے) ادھار دیا کرتا ہے جسے فصلوں کے تیار ہونے پر ادا کیا جاتا ہے۔

قرض پر سود لگانے کے علاوہ تاجر کسانوں سے وعدہ لیتا ہے کہ فصل وہ اسی کو فروخت کریں۔ اسی طرح تاجر یہ یقینی بنا سکتا ہے کہ رقم کی ادائیگی تیزی سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ چونکہ فصلوں کی قیمت کٹائی کے وقت کم ہوتی ہے اس لیے تاجر کسانوں سے کم قیمت پر فصل خریدنے اور بعد میں قیمت بڑھنے پر فروخت کرنے سے منافع کمانے کا اہل بھی ہوتا ہے۔

راما ایک قریبی کھیت میں زرعی مزدور کے طور پر کام کر رہی ہے۔ سال میں کئی مہینے ایسے ہوتے ہیں جب راما کے پاس کوئی کام نہیں ہوتا اور اسے روز مرہ کے اخراجات کو پورا کرنے کے لیے ادھار لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اچانک بیمار پڑ جانے، گھر میں کوئی تقریب ہونے پر، اخراجات کو پورا کرنے کے لیے اسے قرض کی ضرورت ہوتی ہے۔ راما ادھار کے لیے اپنے آجر پر منحصر ہوتی ہے، وہ سون پور میں اوسط درجے کا زمین مالک ہے۔ زمین مالک 5 فی صد ماہانہ کا شرح سود لگاتا ہے۔ راما زمین کے مالک کے لیے کام کرنے کے ذریعے ادھار کی رقم ادا کرتی ہے۔ اکثر راما کو اس سے پہلے کہ وہ پچھلا قرض چکائے نئے قرض لینے پڑتے ہیں۔ اس وقت اس پر زمین مالک کا 5,000 روپے کا قرض ہے۔ اگرچہ زمین مالک کا برتاؤ اس کے ساتھ اچھا نہیں ہوتا پھر بھی وہ اسی کے لیے کام کرتی رہتی ہے کیونکہ ضرورت پڑنے پر وہ اس سے قرض لے سکتی ہے۔ راما بتاتی ہے کہ سون پور میں بے زمین لوگوں کے لیے ادھار لینے کا یہی ایک ذریعہ زمین مالک و آجر ہے۔





کوآپریٹو سوسائٹیوں سے قرض لینا

دیہی علاقوں میں بینکوں کے علاوہ آسان قرض کا دیگر اہم ذریعہ کوآپریٹو سوسائٹیاں (Co-operatives) ہیں۔ بعض علاقوں میں تعاون کے لیے کوآپریٹو کے ممبر اپنے وسائل کو جمع کرتے ہیں۔ کوآپریٹو کی بہت سی قسم ممکن ہے جیسے کسانوں کے کوآپریٹو، بنکروں کے کوآپریٹو، صنعتی کارکنان کے کوآپریٹو وغیرہ۔ ایک کرشک کوآپریٹو ایک گاؤں میں کام کرتا ہے جو سون پور سے بہت زیادہ دور نہیں ہے۔ 2300 کسان اس کے ممبر ہیں۔ یہ اپنے ممبروں سے جمع کو قبول کرتا ہے۔ ضمانت کے طور پر ان جمع سے کوآپریٹو بینک سے ایک بڑا قرض حاصل کرتا ہے۔ ان فنڈز کا استعمال ممبروں کو قرض فراہم کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ ایک بار جب ان قرضوں کو ادا کر دیا جاتا ہے تب قرض لینے کا دوسرا دور چلتا ہے۔

کرشک کوآپریٹو زراعتی ساز و سامان کی خریداری کا شکار کی لیے قرض دور زراعتی تجارت، ماہی گیری کے لیے قرض، گھروں کی تعمیر کے لیے قرض اور دیگر مختلف اقسام کے اخراجات کے لیے قرض فراہم کرتا ہے۔

آئیے انھیں حل کریں

- 1- سون پور میں قرض کے مختلف ذرائع کی فہرست بنائیے۔
- 2- درج بالا اقتباسات میں سون پور میں قرض کے مختلف استعمال کو نمایاں کیجیے۔
- 3- سون پور میں چھوٹے کسان، اوسط درجے کے کسان اور بے زمین زرعی مزدوروں کے لیے شرائط قرض کا موازنہ کیجیے۔
- 4- کاشتکاری سے شیل کی نسبت ارون کو اونچی آمدنی کیوں ہوتی ہے؟
- 5- سون پور میں کیا ہر ایک سستی شرح پر قرض حاصل کر سکتا ہے؟ وہ کون لوگ ہیں جو ان شرح پر قرض حاصل کرتے ہیں؟
- 6- صحیح جواب پر نشان لگائیے:

(i) کئی سال میں راما کا قرض:

- بڑھ جائے گا
- وہی رہے گا
- کم ہو جائے گا

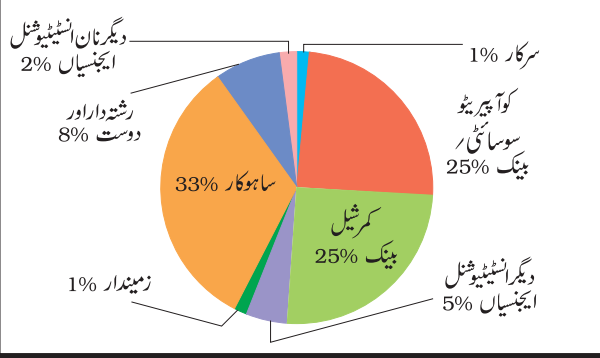
(ii) سون پور میں ارون ان کچھ لوگوں میں سے ایک ہے جو بینک سے قرض لیتے ہیں کیونکہ:

- گاؤں کے بعض دیگر لوگ مہاجنوں سے قرض لینے کو ترجیح دیتے ہیں
- بینک ضمانت طلب کرتا ہے جسے ہر ایک نہیں مہیا کر سکتا۔
- بینک کے قرضوں پر شرح سود وہی ہے جو شرح سود تاجروں کے ذریعہ لگایا جاتا ہے۔

- 7- یہ دریافت کرنے کے لیے کہ قرض کے کون سے بندوبست آپ کے علاقے میں رائج ہیں، کچھ لوگوں سے بات کیجیے۔ اپنی بات چیت کو ریکارڈ کیجیے۔ لوگوں میں قرض کی شرائط سے متعلق فرق کو نوٹ کیجیے۔

ہندوستان میں رسمی (باضابطہ) حلقہ قرض

گراف 1: 2012 میں ہندوستان میں دیہی گھروں کے لیے قرض کے وسائل



درج بالا مثالوں میں ہم نے دیکھا کہ لوگ مختلف وسائل سے قرض حاصل کرتے ہیں۔ قرض کے مختلف اقسام کو آسانی کے ساتھ رسمی حلقہ قرض (Formal Sector Loans) اور غیر رسمی حلقہ قرض (Informal Sector Loans) میں گروپ بند کیا جاسکتا ہے۔ رسمی حلقہ قرض میں بینک اور کوآپریٹو آتے ہیں۔ غیر رسمی قرض

منافع کمانے والے اداروں اور تاجروں کو ہی قرض نہ دے رہے ہوں بلکہ چھوٹے کاشتکاروں، چھوٹے پیمانے کی صنعتوں، چھوٹے قرض داروں وغیرہ کو بھی قرض دے رہے ہوں۔ وقتاً فوقتاً بینکوں کو ریزرو بینک آف انڈیا کو معلومات بھی پیش کرنی ہوتی ہے کہ کتنا قرض وہ کس کو دے رہے ہیں اور کس شرح سود پر وغیرہ وغیرہ۔

دینے والوں میں مہاجن، تاجر، آجر، رشتہ دار اور دولت مند وغیرہ شامل ہیں۔ گراف 1 میں ہندوستان کے دیہی گھروں کے قرض کے مختلف وسائل آپ دیکھ سکتے ہیں کیا زیادہ قرض رسمی سیکٹر سے آتا ہے یا غیر رسمی سیکٹر سے آتا ہے؟

ریزرو بینک آف انڈیا قرض کے رسمی وسائل کے کام کاج کی نگرانی کرتا ہے۔ مثال کے لیے ہم نے دیکھا کہ بینک اپنی جمع کا ایک کم سے کم نقد حصہ برقرار رکھتے ہیں۔ اسی طرح ریزرو بینک آف انڈیا یہ بھی نگرانی کرتا ہے کہ بینک صرف

ایسی کوئی تنظیم نہیں ہے جو غیر رسمی سیکٹر میں قرض دینے والوں کی قرض سے متعلق سرگرمیوں کی نگرانی کرے۔ وہ جو بھی شرح سود چاہتے ہوں اس پر قرض دے سکتے ہیں۔ انھیں اپنی رقم کو واپس حاصل کرنے کے لیے ناجائز ذرائع کا استعمال کرنے سے کوئی روکنے والا نہیں ہے۔

لیکن بینک ہم سے
یہ کیوں چاہتا ہے
کہ ہماری آمدنی زیادہ ہو؟



وسائل کی اہمیت دکھائی گئی ہے۔ لوگوں کو غریب سے امیر تک کے چار گروپوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جیسا کہ شکل میں دکھایا گیا ہے۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ شہری علاقوں میں غریبوں کے ذریعے لیے گئے 85 فی صد قرض غیر رسمی وسائل کے ہیں۔ اس کا موازنہ امیر شہری گھروں سے کیجیے۔ آپ کیا پاتے ہیں؟ ان کے صرف 10 فی صد قرض رسمی وسائل سے حاصل ہوئے ہیں۔ یہی انداز دیہی علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ امیر گھر رسمی قرض دہندگان سے حاصل سستے قرض سے استفادہ کر رہے ہیں جب کہ غریب گھروں کے لوگ قرض کے لیے بھاری قیمت چکاتے ہیں۔

ان سب سے کیا پتہ چلتا ہے؟ پہلا یہ کہ رسمی سیکٹر دیہی لوگوں کی کل قرض کی ضرورتوں کا صرف تقریباً نصف ہی پورا کرتا ہے۔ باقی قرض کی ضرورتیں غیر رسمی وسائل سے پوری ہوتی ہیں۔ غیر رسمی قرض دینے والوں کے اکثر قرضوں میں بہت زیادہ اونچی شرح سود ہوتی ہے اور اس سے ادھار لینے والوں کی آمدنی میں بہت معمولی سا اضافہ ہوتا ہے۔ اس طرح یہی ضروری ہے کہ بینک اور کوآپریٹو سوسائٹیاں اپنے قرض دینے کے عمل کو بڑھائیں خاص طور پر دیہی علاقوں میں تاکہ قرض کے غیر رسمی وسائل پر انحصار کم سے کم ہو۔

رسمی قرض دینے والوں کے مقابلے زیادہ تر غیر رسمی قرض دہندگان قرض پر بہت زیادہ شرح سود لگاتے ہیں۔ اس طرح غیر رسمی قرضوں کے قرضدار کی لاگت زیادہ پڑ جاتی ہے۔

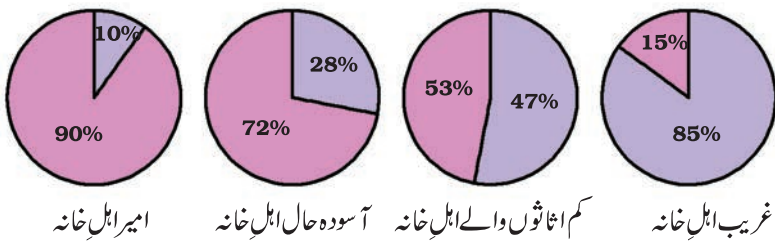
قرض لینے کی اونچی لاگت کا مطلب ہے کہ قرض لینے والوں کی کمائی کا ایک بڑا حصہ قرض کی بے باقی میں استعمال ہو جاتا ہے۔ لہذا قرض داروں کے پاس ان کے لیے کم آمدنی بچتی ہے (جیسا کہ ہم نے سون پور میں شیال کے معاملے میں دیکھا) بعض معاملوں میں ادھار لینے کی اونچی شرح کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ جو رقم واپس کی جانی ہے وہ قرض دار کی آمدنی کی نسبت بہت زیادہ ہوتی ہے اس سے قرض بڑھ سکتا ہے (جیسا کہ ہم نے سون پور میں راما کے معاملے میں دیکھا) اور قرض کے جال میں پھنس سکتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ لوگ جو قرض لینے کے ذریعے کاروبار شروع کرنا چاہتے ہیں وہ ادھار لینے کی اتنی اونچی لاگت کی وجہ سے یہ کاروبار نہیں شروع کر سکتے۔ انھیں وجوہات سے بینکوں اور کوآپریٹو سوسائٹیوں کے ذریعے زیادہ ادھار دیے جانے کی ضرورت ہے۔ اس سے زیادہ آمدنی پیدا ہوگی اور بہت سے لوگ تب مختلف قسم کی ضرورتوں کے لیے سستی شرح پر قرض لے سکیں گے۔ وہ فصلیں اگا سکتے ہیں، کاروبار کر سکتے ہیں، چھوٹے پیمانے کی صنعت قائم کر سکتے

ہیں۔ وہ نئی صنعتیں لگا سکتے ہیں یا اشیا کی تجارت کر سکتے ہیں۔ سستے اور قابل استطاعت قرض ملک کی ترقی کے لیے نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔

رسمی اور غیر رسمی قرض: کون کیا حاصل کرتا ہے؟

گراف 2 میں شہری علاقوں میں لوگوں کے لیے قرض کے رسمی اور غیر رسمی

گراف 2 میں شہری گھروں سے لیے گئے تمام قرض میں کتنائی صدر رسمی تھا اور کتنائی صد غیر رسمی تھا؟



نیلا رنگ: غیر رسمی شعبے سے قرضوں کا فی صد

ارغوانی رنگ: رسمی شعبے سے قرضوں کا فی صد

آئیے انھیں حل کریں

- 1- قرض کے رسمی اور غیر رسمی وسائل کے درمیان کیا فرق ہیں؟
- 2- سبھی کے لیے معقول شرح پر قرض کیوں دستیاب ہونا چاہیے؟
- 3- کیاریز رو بینک آف انڈیا جیسے نگران ہونے چاہیں جو غیر رسمی قرض دینے والوں کو قرض سے متعلق سرگرمیوں کی نگرانی کریں؟ کیوں اس کا یہ کام کافی مشکل ہوگا؟
- 4- آپ کے خیال میں کیوں ایسا ہے کہ غریب ترین گھروں کے مقابلے میں امیر گھروں کے لیے رسمی شعبے کے قرض کا حصہ زیادہ ہے؟

سلتے ہوئے ایک ورکر
توشک (روٹی دار گدا)



دوسرے، جہاں رسمی سیکٹر کو قرض کی ضرورت کو توسیع کرنا ہے وہیں یہ بھی ضروری ہے یہ قرض ہر ایک کو حاصل ہو سکے۔ اس وقت یہ امیر اہل خانہ ہیں جو رسمی قرض حاصل کرتے ہیں جب کہ غریب غیر رسمی وسائل پر انحصار کرتے ہیں۔ یہ اہم ہے کہ رسمی قرض کو زیادہ مساوی طور پر تقسیم کیا جائے تاکہ غریب سستے قرضوں سے فائدہ اٹھا سکیں۔

غریبوں کے لیے خود امدادی گروپ

پچھلے سیکشن میں ہم نے دیکھا کہ غریب اہل خانہ اب بھی قرض کے غیر رسمی وسائل پر منحصر ہیں۔ ایسا کیوں ہے؟ دیہی ہندوستان میں بینک ہر جگہ نہیں موجود ہوتے حتیٰ کہ اگر موجود بھی ہیں تو بینک سے قرض لینا غیر رسمی وسائل سے قرض لینے کے مقابلے زیادہ مشکل ہے۔ جیسا کہ ہم نے میگھا کے معاملے دیکھا کہ بینک کے قرضوں میں کافی دستاویز اور ضمانت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ضمانت کی غیر موجودگی ایک اہم وجہ ہے جو غریبوں کو بینک کے قرضے حاصل کرنے میں رکاوٹ بنتی ہے جب کہ دوسری طرف غیر رسمی طور پر قرض دینے والے جیسے ساہوکار قرض لینے والوں کو ذاتی طور پر جانتے ہیں اور اس بنا پر وہ انھیں بغیر ضمانت کے قرض دینے کے خواہش مند ہوتے ہیں۔ اگر ضروری ہو تو قرض لینے والے ساہوکاروں کے پاس اپنے پہلے قرض چکائے بغیر بھی جاسکتے ہیں۔ تاہم ساہوکار سود کی بہت اونچی شرح لگاتے ہیں، لیکن دین کا کوئی ریکارڈ نہیں رکھتے اور غریب قرض لینے والوں کو تنگ کرتے ہیں۔

حالیہ سالوں میں لوگوں نے غریبوں کو قرض فراہم کرنے کے کچھ نئے نئے طریقوں کو آزمانے کی کوشش کی ہے۔ خیال یہ ہے کہ دیہی غریبوں خاص طور پر عورتوں کے چھوٹے چھوٹے خود امدادی گروپوں (SHGs) میں منظم کیا جائے اور ان کی بچت کو جمع کیا جائے۔ ایک مثالی خود امدادی گروپ میں 15 تا

کے ذریعے سنجیدگی کے ساتھ تفتیش اور کارروائی کی جاتی ہے۔ اس خصوصیت کے سبب بینک خود امدادی گروپوں میں منظم ہونے، غریب عورتوں کو قرض دینے کے خواہش مند ہوتے ہیں حتیٰ کہ وہ اس حیثیت میں ضمانت بھی نہیں چاہتے۔

اس طرح خود امدادی گروپ قرض لینے والوں کے پاس ضمانت نہ ہونے کے سبب پیدا مسائل پر قابو پانے میں مددگار ہوتے ہیں۔ وہ مختلف مقاصد کے لیے وقت پر قرض معقول شرح سود پر حاصل کر سکتے ہیں۔ مزید برآں خود امدادی گروپ دیہی غریبوں کی تنظیم کو تقویت دیتا ہے۔ نہ صرف یہ عورتوں کو مالی طور پر خود کفیل بنانے میں مدد کرتا ہے بلکہ گروپ کی باقاعدہ میٹنگ کے لیے ایک پلیٹ فارم مہیا کرتا ہے جہاں وہ صحت، تغذیہ، گھریلو تشدد وغیرہ جیسے مختلف سماجی امور پر مباحثہ کیا جاسکتا ہے۔

20 ممبران ہوتے ہیں جو عام طور پر آس پاس کے وہ لوگ ہوتے ہیں جو پابندی کے ساتھ ملتے ہیں اور بچت کرتے ہیں۔ فی ممبر بچت الگ الگ 25 روپے سے لے کر 100 روپے تک یا اس سے زیادہ ہوتی ہے جو اس بات پر منحصر ہے کہ لوگوں کی بچت کرنے کی کیا صلاحیت ہے۔ ممبر اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے چھوٹے چھوٹے قرض خود امدادی گروپ سے لے سکتے ہیں۔ گروپ ان قرض پر سود لگاتا ہے لیکن یہ تب بھی ساہوکاروں کے لگائے گئے سود سے کم ہی ہوتا ہے۔ ایک یا دو سال کے بعد اگر گروپ میں پابندی سے بچت ہو رہی ہے تو یہ بنک سے قرض حاصل کرنے کا مجاز ہو جاتا ہے۔ قرض کو گروپ کے نام سے منظور کیا جاتا ہے اور ممبران کے لیے خود روزگار مواقع پیدا کرنے کے مقصد سے استعمال کیا جاتا ہے۔ مثال کے لیے چھوٹے قرض گروہی زمین کو چھڑانے کے لیے رواں پونجی کی ضرورتوں (مثلاً بیجوں، فرٹلائزروں کو کچے مال جیسے بانس اور

کپڑے وغیرہ خریدنے) کو پورا کرنے، گھریلو سامان خریدنے، سلائی مشین، ہینڈ لوم، مویشی وغیرہ حاصل کرنے کے لیے فراہم کیے جاتے ہیں۔

بچت اور قرض کی سرگرمیوں سے متعلق نہایت اہم فیصلے گروپ ممبران کے ذریعے لیے جاتے ہیں۔ گروپ منظور کیے جانے والے قرضوں، اس کے مقصد، لگائے جانے والے سود، قرض کو چکانے کے شیڈول کے بارے میں فیصلہ لیتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ گروپ ہی ہے جو قرض چکانے کے لیے ذمہ دار ہے۔ کسی بھی ممبر کے ذریعے قرض کے نہ ادا ہونے کے معاملے میں گروپ کے دیگر ممبران

گجرات میں عورتوں کے خود امدادی گروپ کی ایک میٹنگ



بنگلہ دیش کا گرامین بینک

بنگلہ دیش کا گرامین بینک معقول شرح پر قرض سے متعلق ضرورتوں کو پورا کرنے میں غریبوں تک پہنچنے میں بنگلہ دیش گرامین بینک کی کہانی سب سے زیادہ کامیاب کہانیوں میں سے ایک ہے۔ 1970 کے دہے میں ایک چھوٹے سے پروجیکٹ کے طور پر گرامین بینک کی شروعات ہوئی تھی۔ اب پورے بنگلہ دیش میں 2018 میں تقریباً 81,600 گاؤں میں 9 ملین سے زیادہ ممبر گرامین بینک کے ہیں۔ تقریباً سبھی قرض دار عورتیں ہیں اور سماج کے غریب ترین طبقات سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان قرض داروں نے یہ ثابت کیا ہے کہ نہ صرف غریب عورتیں معتبر قرض دار ہیں بلکہ وہ کامیابی کے ساتھ مختصر آمدنی پیدا کرنے والی سرگرمیوں کو شروع کر سکتی ہیں اور کامیابی کے ساتھ اسے انجام دے پارہی ہیں۔

”اگر غریب لوگوں کو ان شرائط و ضوابط پر قرض دستیاب کیا جاسکتا ہے جو کہ مناسب اور معقول ہوں تب ان لاکھوں غریبوں کے ذریعے اپنائے گئے لاکھوں چھوٹے چھوٹے مشغلے بہت زیادہ ترقیاتی کرامات پیدا کرنے میں یکجا کر سکتے ہیں۔“

پروفیسر محمد یونس

گرامین بینک کے بانی

اور امن کے لیے نوبل انعام یافتہ 2006

خلاصہ

اس باب میں ہم نے زر کی جدید شکلوں پر نظر ڈالی اور یہ بھی دیکھا کہ کس طرح یہ بینک کاری نظام کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ ایک طرف تو جمع کار ہیں جو بینکوں میں اپنی رقم جمع کرتے ہیں اور دوسری طرف قرض لینے والے لوگ ہیں جو ان بینکوں سے قرض لیتے ہیں۔ معاشی سرگرمیوں میں قرض کی ضرورت ہوتی ہے قرض جیسا کہ ہم نے دیکھا کہ قرض کا مثبت اثر ہو سکتا ہے یا بعض صورتوں میں قرض دار کی حالت بدتر بھی ہو جاتی ہے۔ قرض مختلف قسم کے وسائل سے دستیاب ہوتا ہے۔ یہ یا تو رسمی وسائل یا غیر رسمی وسائل سے دستیاب ہو سکتا ہے رسمی اور غیر رسمی قرض دینے والوں میں قرض کی شرائط میں کافی فرق ہوتا ہے۔ آج کل امیر اہل خانہ رسمی وسائل سے قرض حاصل کرتے ہیں جب کہ غریب لوگ غیر رسمی وسائل پر منحصر رہتے ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ کل رسمی سیکنڈ قرض دینے کو بڑھائیں تاکہ زیادہ منگے رسمی قرض کم ہو سکیں۔ اس کے علاوہ بینکوں، کوآپریٹو سوسائٹیوں وغیرہ سے اسی قرض کا بڑا حصہ غریبوں کو ملنا چاہیے۔ ترقی کے لیے یہ دونوں اقدامات اہم ہیں۔

مشقیں

- 1- بہت زیادہ جو کھم کی صورتحال میں قرض لینے والوں کے لیے مزید مسائل پیدا ہوں گے۔ وضاحت کیجیے
- 2- ضروریات کی دوہری مطابقت (double coincidence of wants) کے مسائل کو زر سے کس طرح حل کیا جاتا ہے؟ اپنی خود کی مثال سے واضح کیجیے۔
- 3- بینک ان لوگوں کے ساتھ جو زائد زر رکھتے ہیں اور وہ جن کو زر کی ضرورت ہوتی ہے، کے درمیان کس طرح ٹاشی کرتے ہیں؟
- 4- 10 روپے کی نوٹ پر نظر ڈالیے۔ اوپر کیا لکھا ہوا ہے؟ کیا آپ اس بیان کی وضاحت کر سکتے ہیں؟
- 5- ہندوستان میں قرض کے رسمی وسائل کی وسعت کی ہمیں کیوں ضرورت ہے؟

- 6- غریبوں کے لیے خود امدادی گروپ کے پس پشت بنیادی تصور کیا ہے؟ اپنے الفاظ میں وضاحت کیجیے۔
- 7- کیوں بینک بعض قرض خواہوں کو قرض نہیں دینا چاہتے؟ اس کے کیا اسباب ہیں؟
- 8- ریزرو بینک آف انڈیا کس طرح بینکوں کے کام کی نگرانی کرتا ہے؟ یہ ضروری کیوں ہے؟
- 9- ترقی کے لیے قرض کے کردار کا تجزیہ کیجیے۔
- 10- مانو کو ایک چھوٹا کاروبار کرنے کے لیے قرض کی ضرورت ہے۔ وہ کس بنیاد پر وہ فیصلہ کرے گا کہ بینک سے قرض لے یا ساہوکار سے حاصل کرے؟ بحث کیجیے۔
- 11- ہندوستان میں تقریباً 80 فی صد کسان چھوٹے کسان ہیں جس میں کاشت کاری کے لیے قرض کی ضرورت ہے۔
- (a) بینک چھوٹے کسانوں کو قرض کیوں نہیں دینا چاہتے؟
- (b) وہ کون سے دیگر وسائل ہیں جن سے چھوٹے کسان قرض لے سکتے ہیں؟
- (c) مثال دے کر وضاحت کیجیے کہ کس طرح قرض کی شرائط چھوٹے کسانوں کے حق میں نہیں ہوتی؟
- (d) کچھ ایسے طریقے بتائیے جس کے ذریعے چھوٹے کسان آسان اور سستا قرض حاصل کر سکیں۔
- 12- خالی جگہوں کو پر کیجیے
- (i)..... اہل خانہ کی قرض کی زیادہ تر ضرورتیں غیر رسمی وسائل کے ذریعے پوری ہوتی ہیں۔
- (ii) قرض لینے کی..... لاگتوں سے قرض کا بوجھ بڑھ جاتا ہے۔
- (iii)..... مرکزی حکومت کی طرف سے کرنسی نوٹ جاری کرتا ہے۔
- (iv) بینک قرض پر..... کی نسبت زیادہ شرح سود لگاتے ہیں۔
- (v)..... ایک اثاثہ ہے جو قرض لینے والے کی ملکیت ہوتا ہے اور ضمانت کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے جب تک قرض دہندہ کو قرض کی ادائیگی نہ ہو جائے۔
- 13- زیادہ مناسب جواب منتخب کیجیے
- (i) خود امدادی گروپ میں بچت اور قرض سے متعلق سرگرمیوں کے فیصلے لیے جاتے ہیں:
- (a) بینک کے ذریعے
- (b) ممبران کے ذریعے
- (c) غیر سرکاری تنظیم کے ذریعے
- (ii) قرض کے رسمی وسائل میں شامل نہیں ہیں:
- (a) بینک
- (b) کوآپریٹو
- (c) آجر

اضافی پروجیکٹ / سرگرمی

درج ذیل جدول شہری علاقوں میں مختلف پیشے میں لگے لوگوں کو ظاہر کرتا ہے کیا مقاصد ہیں جس کے لیے ذیل کے لوگوں کو قرضوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ کالم کو پُر کیجیے

پیشہ	قرض کی ضرورت کے لیے وجہ
تعمیراتی مزدور	
گریجویٹ طالب علم جو کمپیوٹر بھی جانتا ہے	
سرکاری ملازمت میں لگا ہوا ایک شخص	
دہلی میں نقل مکانی کر کے آنے والا مزدور	
گھریلو خادمہ	
چھوٹا تاجر	
آٹورکشڈ رائیور	
ایک مزدور جس کی فیکٹری بند ہو گئی ہو	

مزید، لوگوں کو دو گروپوں میں درجہ بند کیجیے جو ان پر مبنی ہو جن کے بارے میں آپ سوچتے ہیں کہ وہ بینک سے قرض حاصل کر سکتے ہیں اور ان پر جو نہیں حاصل کر سکتے۔ وہ کیا سوٹی ہے جو آپ نے درجہ بندی کے لیے استعمال کی ہے؟